ٹخنوں سے نیچے لباس کا حکم

مولانا محمد طارق طیب قادری

بسا اوقات شلوار لمبی ہو جاتی ہے اور بعض لوگ مروجہ فیشن (Fashion) کے طور پر شلوار کو لمبا سلواتے ہیں۔ پھر لوگ نماز کے وقت اس کو نیفے سے موڑ لیتے ہیں اور اس کی صورت یوں پیش آتی ہے کہ شریعت محمدی میں شلوار کو ٹخنوں سے نیچے رکھنے پر وعید ہے اور اسے حرام قرار دیا ہے۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: "**ما اسفل الكعبين من الازار فی النار.**" ٹخنوں سے نیچے لٹکنے والی شلوار (تہبند) آگ میں ہے۔ (بخاری)

اور حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے: "**قال من جر ثوبه خيلاء لم ينظر الله اليه يوم القيمة فقال ابوبكر الصديق يارسول الله ان احد شقى از ارى يسترنى الا ان القاهد ذلك منه فقال لست ممن يعفه قيلاء**"

فرمایا نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے "جس نے تکبر سے اپنا کپڑا لٹکایا اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کی طرف نظر (رحمت) نہیں فرمائے گا تو حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے فوراً عرض کی یارسول اللہ! میرا تہبند نیچے لٹک جاتا ہے اگر میں اس کا بطور خاص خیال نہ رکھوں تو آپ نے ارشاد فرمایا تم ان میں سے نہیں جو تکبر سے ایسا کرتے ہیں۔"

اس حدیث پاک میں ممانعت کی علت بھی بیان ہوگئی جو کہ تکبر ہے اسی بناء پر مذکورہ حکم کو (جو کہ اصطلاح فقہ میں اسبال سے موسوم ہے) دو صورتوں پر منقسم کر دیا گیا۔ اولاً تکبر کے ساتھ جو حرام ہے ثانیاً بلا تکبر یہ حرام نہیں مگر خلافِ سنت عمل ہے جیسا کہ آج کل رواج ہے (اس پر مزید تفصیل کتب حدیث وفقہ میں مرقوم ہے مگر طوالت کے خوف سے ترک کی جا رہی ہے۔ (**ان شئت التفصيل فاطلب فی الطوال**)۔

اسی ممانعت مذکورہ میں موجود کراہت سے بچنے کے لئے لوگ نیچے لٹکنے والی شلوار کو نیفے سے یا پیٹ کو پائنچے سے موڑتے ہیں۔ اس بارے میں تین مؤقف ہیں۔

۱۔ شلوار کا نیفے سے گھرسنا (موڑنا) کفلوب ہے اور یہ مکروہ ہے خواہ قبل از نماز ہو یا حالت نماز میں۔

۲۔ شلوار کا نیفے سے موڑنا کف ثوب ہے اور یہ مکروہ ہے مگر حالت نماز میں قبل از نماز ہو تو مکروہ نہیں۔

۳۔ اہلِ تحقیق کے نزدیک شلوار کو نیفے سے موڑنا کف ثوب نہیں خواہ نماز سے قبل ہو یا حالت نماز میں مگر حالت نماز میں اگر پایا جائے تو عمل کثیر ہونے کی صورت میں مفسد نماز ہے. ور یہی مؤقف اعلیٰ حضرت احمد رضا خان بریلوی رحمۃ اللہ علیہ کا ہے۔

کف کے لغوی معنیٰ:

الکفت بمثنان فی اخرہ وھو بمعنی کف (فتح الباری، ج ۲، ص ۱۱۵۲)

کف اور کفت دونوں ایک ہی معنیٰ میں ہیں یعنی جمع کرنا اور ملانا، قرآن مجید میں ''اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''الم نجعل الارض کفاتا'' (فیض الباری، ج ۴، ص ۴)۔

کف کے اصطلاحی معنیٰ:

والکف ان یرفع الثوب من بین یدیہ او من خلفہ اذا اراد السجود کذا فی المغرب۔ اور کف یہ ہے کہ وہ (نمازی) اپنے کپڑے کو آگے یا پیچھے سے اٹھائے جب سجدہ کا ارادہ کرے اسی طرح ''مغرب'' میں ہے (کفایہ علی الہدایہ، ج ۲)

''وقیل ان یجمع ثوبہ و یشدہ فی وسطہ'' اور کہا گیا یہ کہ وہ جمع کرے (سمیٹے) اپنے کپڑے اور یہ کہ وہ باندھے اس (کپڑے) کو اس کے درمیان سے (مراقی الفلاح علی نور الایضاح، ص ۳۵۰) اسی کے مثل یا تنی ''تبیین الحقائق'' میں ہے اور اس میں زیادہ کیا گیا ''کما یفعلہ ترکے ھذا الزمان'' جیسا کہ ہمارے زمانے میں ترکی کرتے ہیں۔ (ج ۱، ص ۴۱۰)

''المراد من کف الثوب القبض والضم و ان یرفعہ من بین یدیہ او من خلفہ اذا اراد سجود'' کف سے مراد جمع کرنا اور ملانا ہے (کپڑے کا) اور یہ کہ وہ اٹھائے اسے سامنے سے یا پیچھے سے جب سجدہ کا ارادہ کرے'' (البنایہ شرح الہدایہ ج ۲، ص ۵۳۴)

وھو رفعہ من بین یدیہ او من خلفہ اذا اراد السجود وقیل ان یجمع ثوبہ ویشدہ فی وسطہ۔ (لباب فی شرح الکتاب، ج ۱، ص ۸۴)

بان يرفع ثوبه من بين يديه او من خلفه اذا اراد السجود كذا فى معراج الداية (فتاویٰ عالمگیری، ج ا،ص ۱۱۷)

وهو رفعه بين يديه او من خلفه اذا اراد السجود۔ (نہر الفائق، ج ا،ص ۱۲۸)

اوراسی کی مثل کشاف الحقائق اور دیگر کتب میں ہے۔

کف ثوب کی ممانعت کا بیان حدیث میں:

نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ' ان يسجد على سبعة اعظم و لا يكف ثوبا ولاشعرا۔ الخ ''یہ کہ سات اعضاء پر سجدہ کیا جائے اور نہ کپڑوں کو اور نہ بالوں کو سمیٹا جائے۔ الخ'' (بخاری شریف، ج ا)

اسی کے مثل صحاح ستہ اور دیگر کتب احادیث میں کف ثوب وشعر کی ممانعت وارد ہے۔

عمدۃ القاری شرح البخاری المعروف بعینی میں شارح نے باب لا يكف ثوبه فى الصلوٰة" قائم کر کے مختلف طرق سے اختلاف الفاظ سے اسی مفہوم کی روایات ذکر کیں ہیں۔ اس حدیث وما مثلہ سے شارحین حدیث وفقہاء نے کف ثوب کی کراہت بیان کی ہے۔ فرمایا:

وفيه كراهة كف الثوب والشعر ''اوراس میں کف ثوب اورشعر کی کراہت (کا بیان) ہے۔'' (عمدۃ القاری، ج ٦،ص ۱۳۱)۔

اسی لئے کتب فقہ میں فيما يكره فى الصلوٰة وما يكره يا يكره للمعلى يا فعل فى المكروهات یااوراسی کے مثل اسماء سے ابواب وفصول قائم کر کے فقہاء نے کف ثوب کا حکم بیان کیا ہے۔ فرمایا:

ولا يكف ثوبه (قدوری)

و (كره) كف ثوبه (منتقی الابحر، ج ا،ص ۱۱۷)

و (كره) كفه (درمختار،ص ٤٠٦، ج ۲)

و (مكره) ان يكف ثوبه (قاضی خان، ج ا،ص ۵۸)

(يكره للمعلى) ان يكف ثوبه (عالمگیری، ج ا،ص ۱۱۷)

و (كره) كف ثوبه (کنز الدقائق)

و (کرہ) کف ثوبه (نورالایضاح)

و مکروہ ان یکف ثوبه (منیۃ المصلی، ص ۱۳۹)

و (کرہ) کفه (وقایہ)

نماز میں کف ثوب کیونکہ پایا جاتا ہے اور اس کی ممانعت کی علت:

و (کرہ) کفه ای دفعه ولد لتراب۔ (ردالمحتار، ج ۲، ص ۴۰۶)

(قوله' و کفه) یعنی رکوع یا سجدے میں جاتے ہوئے یا قعدہ میں کپڑے کو گرد وغبار سے بچانے کے لئے اُٹھانا (سقایہ علی الوقایہ، ص ۲۱۳)

وهو ان یعنم اطرافه اتقاء التراب ونحوه۔ (تبیین الحقائق، ج ۱، ص ۴۱۰)

"بعض لوگ سجدہ میں جاتے وقت کپڑے سمیٹتے ہیں تاکہ خاک آلودہ نہ ہوں یا بلاضرورت عادت کے طور پر ایسا کرتے ہیں۔" (اشعۃ اللمعات، ج ۲، ص ۲۴۲)

ان عبارات سے واضح ہوا کہ نماز میں کف ثوب صرف اس صورت پایا جاتا ہے کہ نمازی اپنے کپڑے کو گرد وغبار سے بچانے کے لئے کپڑے سمیٹے اور یہی چیز اس کی ممانعت کی وجہ بنی، فرمایا:

والحکمة فی ذلک انه اذا رفع ثوبه وشعره عن مباشرة الارض اشبه المتکبر۔

"اور حکمت اس میں یہ ہے کہ جب اس نے اپنے کپڑے اور بال کو زمین پر ملنے (لگنے) سے اٹھایا تو متکبر کے مشابہ ہو گیا۔" (فتح الباری، ج ۲، ص ۱۱۵۲)

"نماز میں عمل قلیل سے آگے یا پیچھے سے اپنی کپڑوں کو سمیٹنا کہ مٹی سے بچ جائیں مکروہ ہے کیونکہ اس میں تکبر پایا جاتا ہے اور نماز مقام تواضع وتذلل ہے۔ (فیوض الباری، ج ۴، ص ۴)

(ولا یکف ثوبه) لانه نوع تجبر (ہدایہ)

(و (مکروہ) کف ثوبه الخ) لما فیه من التجبر المنافی للخشوع۔ (مراقی الفلاح علی نور الایضاح) لما فیه من التجبر المنافی لوفع الصلوٰة وهو الخشوع (لباب فی شرح الکتاب، ج ۱، ص ۸۴)

اسی کے مثل حاشیہ قدوری مظہر النور اور حاشیہ کشاف الحقائق علی کنز الدقائق وغیرھا میں مذکور ہے اور ای لان کف الثوب ولا یفعله الا المتجبرون۔ (البنایہ، ج ۲، ص ۵۳۴)

ان تصریحات ائمہ سے واضح ہوگیا کہ نماز میں کف ثوب کپڑوں کو مٹی سے بچانے کے لئے کیا جاتا ہے اور یہ ایک قسم کا تکبر اور شعار متکبرین سے اسی لئے اس کو منع کیا گیا اور ''کف ثوب'' علت تکبر کے ساتھ خاص کیا گیا۔ اس کے علاوہ بعض نے اس کی ایک اور علت بھی بیان کی فرمایا:

لانه فيع اهل الكتاب و كذا علله العتابى (مراقی الفلاح، ص ۳۵۰) **بان صينع اهل الكتاب كذا فى العتابيه** (بحر الرائق، ج ۲، ص ۴۳) اسی علت میں اور پہلی علت میں کوئی تفاوت نہیں کیونکہ نماز جاہلیت میں تکبر اہل کتاب کا شعار خاص تھا اور شرع محمدی میں یہ عمل سخت ناپسند تھا پس اس وجہ سے ممانعت وارد ہوئی۔

علت مذکورہ کی بناء پر حکم کف میں عموم:

اسی علت تکبر کے پیش نظر فقہاء نے آستین کا کہنیوں سے زیادہ اوپر چڑھا ہونا بھی کف میں شمار کیا ہے فرمایا:

تكره الصلوٰة ايفا مع تشمير الكم عن الساعد

(حاشیہ بحر الرائق، ج ۲، ص ۴۳۔۴۲)

ونها تشمير كميه عن ذراعيه وهو مكروه بالاتفاق

(الفقہ علی مذاہب الاربعۃ، ج ۱، ص ۲۴۷)

اس سے آستین چڑھا کر نماز پڑھنے کی کراہت معلوم ہوتی ہے کیونکہ آستین چڑھا کر نماز پڑھنے میں نوع تکبر پایا جاتا ہے۔ (فیوض الباری، ج ۴، ص ۴)

آستین آدھی کلائی سے زیادہ چڑھی ہوئی یا دامن سمیٹے نماز پڑھنا مکروہ ہے۔

(بہارِ شریعت، ج ۳! ص ۸۶)

يدخل فيها وهو مكفوف كما اذا دخل هو مستمر الكم او الذيل۔

و (كره) كفه اى دفعه ولو لتراب كمشمرِ كم او ذيل (درمختار، ج ۲، ص ۴۰۶)

ان تمام عبارات مذکورہ میں حکم محض علت تکبر کی بناء پر ہی لگایا گیا ہے اسی لئے اس حکم نصف کلائی سے بلند ہونے کے ساتھ قید کیا گیا جبکہ مطلقاً کف کا اطلاق تو معمولی سے چڑھی آستین پر بھی ہوتا ہے۔ فرمایا:

هذا وقيد الكراهة فی غلامة والمنية بان يكون رافعاً كميه الى المرفتين وظاهره انه لا يكره الى مادونها قال فی البحر والظاهر الاطلاق لصدق كف الثوب على الكل۔

اس مذکورہ صورت میں اختلاف ہے۔ اس کی وجہ یہ کہ اگر چہ مذکورہ صورت میں کف ثوب کا لغوی معنٰی پایا جارہا ہے مگر نصف کلائی سے کم ہونے پر علت کف نہیں پائی جارہی تو مکروہ نہیں (یہاں نفی مکروہ تحریمی کی ہے تنزیہی کی نہیں) کیونکہ فرمایا:

مالو شمر للوضوء ثم عجل لادراک الرکعة مع الام و اذا دخل فی الصلاة كذلک وقلنا بالكراهة۔ (یہاں کراہت تنزیہی کا ثبوت ہے) (اور جو فتاویٰ رضویہ میں حکم اعادہ مذکور ہے وہ مبنی علی استحباب ہے کیونکہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے عبداللہ بن حارث کے سر کا جوڑا ان کی نماز کی حالت میں کھول دیا مگر اعادۂ نماز کا حکم نہیں دیا حالانکہ غفاص (جوڑا) مکروہات نماز میں سے ہے۔ اسی کے مثل علامہ شامی فرماتے ہیں بلا عذر تارک جماعت منفرد نماز پڑھے اور جماعت کے ساتھ پھر وہی نماز پڑھ لے تو اس کی یہ نماز نفل ہوگی۔ حالانکہ اس کا اکیلا پڑھنا مکروہ تحریمی ہے۔ لیکن واجب اعادہ نہیں ورنہ جماعت کے ساتھ اس کے نفل نہ ہوتے۔ فرض ادا ہوتے علامہ شامی فرماتے ہیں اس قاعدہ میں تخصیص ہے۔ یعنی نماز کے اجزاء اور واجبات میں سے کوئی جزء یا واجب رہ جائے اور اس وجہ سے کراہت تحریمہ پیدا ہو تو اس کا اعادہ واجب ہے۔ (شرح صحیح مسلم، ج ا، ص ۶۸۰۔۶۸۵) نصف سے کم میں کراہت عموم بلویٰ کی وجہ سے نہیں۔

اور جو نصف سے زیادہ کلائی میں کراہت موجود ہے اس کی وجہ کف کا مصداق ہونے کے ساتھ علت کف کا پایا جانا ہے کہ اس صورت میں اشرار و متکبرین کے شعار کے مشابہ ہو جائے گا۔ اسی لئے فرمایا:

کمر بند باندھنے کو کف میں شمار کیا گیا'' اور بعض لوگ کمر بند باندھتے ہیں۔ (اشعۃ اللمعات، ج ۲، ص ۲۴۲) اور کہا۔

ان الاتشزار فوق القمص من الكف (بحر الرائق، ج ۲، ص ۴۳)

ان لائنزار فوق القميص من الكف۔ (کشاف الحقائق، ص ۳۹)

اس میں بھی علت تکبر ہی ہے کہ یہ طریقہ ہندو پاک میں خاص کر بادشاہوں اور متکبرین کا طریقہ و شعار تھا اور اس کی مثل ترک میں کیا جاتا تھا۔

ان تصریحات سے کف کا مختص بالتکبر ہونا واضح ہوگیا اس کی ایضاح میں یہ بات بھی قابل غور کہ نماز میں کپڑا جھٹکنے کو مکروہ (تحریمی) قرار نہ دیا وجہ یہ اگر وہاں بھی معنی کف متحقق ہوتے ہیں لیکن علت کف نہیں پائی جاتی بلکہ وہ اس وجہ سے ہوتا ہے کہ نماز میں کپڑا جسم سے نہ لپٹ جائے، فرمایا:

لا باس بان ینفض ثوبه کیلا یلتحق بجسده فی الرکوع۔ (قاضی خان، ج ۱، ص ۵۸)

لا باس بان ینفض ثوبه کیلا یلتف بجسده فی الرکوع. (عالمگیری، ج ۱، ص ۱۷۱)

اور مضائقہ نہیں کہ کپڑے کو جھٹک دے تا کہ رکوع میں اس کے بدن سے نہ لپٹ جائے۔ (ص ۶۵۴، ج ۱، عین الہدایہ)

اور جو بعض لوگوں نے اس میں علت یہ بیان کی کہ "لان فیه ترک سنة موقع الید" (البدائع والصنائع، ج ۱، ص ۵۰۶) اس سے حکم کراہت تنزیہی دیا جاتا ہے اور جو نفی بیان ہوئی، تحریمی کی ہے۔ نماز میں اگر کپڑوں کو بلاتکبر مٹی سے بچانے کے لئے اٹھایا تو کوئی حرج نہیں مراد مکروہ تحریمی ہے ورنہ اس علت سنت وضع بدلنے ترک کی بناء حکم کراہت تنزیہی تو ضرور دیا جائے گا۔ فرمایا:

لا باس یکف الثوب جیانة عن اللوث۔ (البنایہ، ج ۲، ص ۵۳۴)

قیل لا باس بعدنه عن التراب۔ (ملتقی الابحر)

لا باس یرفعه عن التراب۔ (حاشیہ الطحطاوی، ج ۱، ص ۳۵۰)

وقیل لا باس بصونه عن التراب۔ (تنویر الابصار، ج ۲، ص ۴۰۶)

مگر اصل میں وہ ہے جو حاشیہ الطحطاوی میں مذکور ہے۔

"والاصح الاطلاق لانه قد یمان تترب الوجه فی السجود منده باضماطنک بالثوب" حکم کف مختص بالصلوٰۃ نہیں۔

مذکورہ بحث سے یہ اشتباہ پیدا ہوتا ہے کہ کف ثوب خاص حالت نماز کے ساتھ خاص ہے اور اسی پر موقف کی بنیاد ہے کیونکہ ظاہر حدیث بھی یہی تقاضا کرتا ہے اور فقہاء کا ذکر کردہ حکم کف ثوب جن فصول و ابواب میں ہے اور ما قبل میں جو عمدۃ القاری سے حوالہ نقل کیا گیا وہ بھی اپنے الفاظ کی بناء پر اسی کی تائید کرتا ہے اور اس موقف کو امام داودی نے اختیار کیا۔ "و اظهر الحدیث الحفی عنه فی حال الصلوٰة و الیه مال الداودی (عمدۃ القاری، ج ۶، ص ۱۳۱) و ظاهره یقتضی ان النهی عنه فی حال الصلوٰة والیه جنح الداودی (فتح الباری، ج ۲، ص ۱۱۵۲)

مگر یہ خیال درست نہیں اس کی تردید فتح الباری وعمدۃ القاری میں قاضی عیاض سے یوں مرقوم ہے"ورده عياض بانه خلاف ما عليه الجمهور فانهم كرهوا ذلك للمعلى فصله في الصلوٰة او قيل ان يدخل فيها (فتح الباری، ج ۲،ص ۱۵۲،عمدۃ القاری، ج ۶،ص ۱۳۴)

مذکورہ تمام تفصیل سے معلوم ہوگیا کہ جو نزہۃ القاری، ج ۳،ص ۵۱۵ اور شرح صحیح مسلم میں ج ۱،ص ۶۸۴ پر شلوار کا نیفے سے موڑنا (گھرسنا) کف میں شمار کیا ہے۔ اس پر کوئی دلیل نہیں کیونکہ اس پر لغۃ کف اطلاق تو ہوگا مگر علت کف کے نہ پائے جانے کی وجہ سے شرعاً کف کا اطلاق نہ ہوگا اور جو اعلیٰ حضرت نے گھرسنے (موڑنے) کو کف تسلیم کیا ہے اس کی وجہ مشابہت اور بدنما نظر آنا ہے، فرمایا: "اگر لباس ہنود وغیرہ نہ ہو تو کپڑے کا پیچھے گھرسنا ہی مکرہِ نماز ہے بس الخ ہاں اگر پیچھے نہ گھرسیں (موڑیں تو وہ دھوتی نہیں تہبند ہے اور اس میں کچھ کراہت نہیں بلکہ سنت ہے۔" (فتاویٰ رضویہ، ج ۷،ص ۳۱۸) اس میں واضح کردیا کہ جو گھرسنا (موڑنا) کف میں شمار کیا اس میں ایک واضح وجہ اہل کتاب کا طریقہ ہے، دوم اس میں عورتوں سے بھی مشابہت ہے، سوم اس میں بدنمائی بھی ہے، اس وجہ سے کو لغۃً اور شرعاً کف قرار دیا جب کہ شلوار کو نیفے سے موڑنے میں یہ صورت نہیں ہوتی۔ کیونکہ اگر یہ صورت شامل کف ہوتی تو لاکھوں حجاج پر کیا حکم لگایا جاتا جو احرام باندھنے کے بعد اوپر سے موڑتے (گھرستے) ہیں۔ اس لئے ثابت ہوا کہ شلوار کو نیفے سے موڑنا کف نہیں تو اس پر قبل نماز حکم لگانا غلط ہوا اور نماز کی حالت میں حکم عمل کی جہت سے ہوگا اگر قلیل ہے اور بے سبب ہے تو مکروہ تحریمی اور اگر عمل کثیر ہے تو مفسد نماز ہے اور اگر عمل قلیل بایں عود ہے کہ "اسبال" سے بچنا مقصود ہے تو افضل ہے کیونکہ فعل غیر مسنون سے مسنون کی طرف رجوع کرنا نماز میں عمل قلیل کے ساتھ درست ہے۔ فرمایا "ان سقطت قلنسوته فاعادتها افضل" اسی کی مثل اگر آستین چڑھے نماز شروع کردی تو عمل قلیل کے ذریعے نیچے کرنا افضل ہے۔

بحمدہ تعالیٰ واضح ہوا کہ کفِ ثوب کا اطلاق شلوار کو نیفے سے موڑنے (گھرسنے) پر نہیں ہوتا رہا پینٹ کے پائنچے نیچے سے موڑنے کی بات تو اس میں حکم اس جہت سے ہے کہ اگر دیکھنے میں بدنما نظر آتا ہے تو کرنا درست نہیں اور اگر نہیں تو نہیں یونہی اگر شلوار میں کسی نے اسی طرح نیفے سے موڑا کہ دیکھنے میں بدنما نظر آئے (جیسا کہ بدمذہب لوگوں کا شعار ہے) تو کراہت کف کی بناء پر نہیں بدنمائی کے سبب سے پائی جائے گی۔ واللہ اعلم بالصواب۔

مراجع ومصادر

۱۔ فتح الباری شرح صحیح البخاری علامہ ابن حجر عسقلانیؒ

۲۔ عمدۃ القاری شرح صحیح البخاری، علامہ بدرالدین عینیؒ

۳۔ نشزھۃ القاری شرح صحیح البخاری، علامہ شریف الحق

۴۔ فیوض الباری شرح صحیح البخاری۔

۵۔ شرح صحیح المسلم، علامہ غلام رسول سعیدی

۶۔ اشعۃ اللمعات شرح مرقاۃ، شیخ عبدالحق محدث دہلویؒ

۷۔ فتاویٰ رضویہ، اعلیٰ حضرت احمد رضا خانؒ

۸۔ فتاویٰ عالمگیری۔

۹۔ فتاویٰ قاضی خان۔

۱۰۔ کتاب الفقہ علی مذاہب الاربعہ۔

۱۱۔ ردالمحتار علی درمختار مع تنویر الابصار۔

۱۲۔ ہدایہ مع کفایہ۔

۱۳۔ البنایہ شرح الہدایہ۔

۱۴۔ عین الہدایہ۔

۱۵۔ فتح القدیر۔

۱۶۔ البدائع والصنائع۔

۱۷۔ ملتقی الابحر۔

۱۸۔ سقایہ علی الوقایہ۔

۱۹۔ نہر الفائق۔

۲۰۔ بحر الرائق۔

خوشخبری

دینی مدارس میں فقہی مضامین کی تدریس فرمانے والے

ایک سو معزز اساتذہ کرام کو

مجلّہ فقہ اسلامی چھ ماہ کے لئے اعزازی (مفت) جاری کرنے کی

گنجائش پیدا کی گئی ہے۔

اساتذہ کرام مجلّہ میں شائع ہونے والے استفساریہ / فارم کے مطابق

کوائف ارسال فرما کر مجلّہ اپنے نام (مفت) جاری کراو سکتے ہیں۔

مجلّہ کا اجراء پہلے آیئے پہلے پایئے کی بنیاد پر ہوگا۔..........

(مجلسِ ادارت)